THE

YOUTH PARLIAMENT

YOUTH DEBATES

VERBATIM REPORT

Friday, September 07, 2007

(6th Session)

Volume VI No. 3

1. Recitation from the Holy Quran
2. Motion

THE

YOUTH PARLIAMENT

YOUTH DEBATES

Friday, December, 07, 2007

The Youth Parliament of Pakistan met in the Sikandar Hall (Best Western Hotel) Islamabad, at 10.00 a.m. with Madam Deputy Speaker (Miss Mehvish Muneera Ismail) in the Chair.

YOUTH PARLIAMENT

Verbatim Report

7th December, 2007

اعوذ باالله من الشيطن الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم

ولـقـد اهـلكنا من قبلك لما ظلموا وجائتهم رسلهم بـالبينت و مكا نوا ليمنو كذالك نـجـزی قوم المجرمين۔ ثم جعلنكم خلائف فی الارض من بعدهم لننظر كيف تعلمون۔ واِذا تتلیٰ عليهم ايتنا بينات قال الذين لايجزون---------------

ترجمہ: لوگو! ہم نے تم سے پہلے بہت سی نسلوں کو ہلاک کر مارا جب انھوں نے ظلم کا طریقہ اختیار کی۔ حالانکہ ان کے رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے، مگر اس پر بھی انھوں نے ایمان لا کر نہ دیا۔ تو دیکھو مجرموں کو ہم اسی طرح ان کے جرائم کا بدلہ دیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے اب تمہیں زمین میں ان کا جانشین بنایا ہے تاکہ دیکھیں تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اور اے پیغمبر! جب ہماری واضح آیتیں انھیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ مرنے کے بعد ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے وہ تم سے کہتے ہیں اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لاؤ یا اس میں ردوبدل کردو۔ تم ان سے کہو کہ میرا یہ مقدور نہیں ہے کہ اپنی طرف سے اس میں کسی قسم کا ردوبدل کروں۔ میں تو بس اس کی پیروی کروں گا جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے بھاری دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔

صدق اللہ العظیم

Madam Deputy Speaker: The next item on the agenda is the oath taking by the new members of the cabinet. Will the following members, Miss Madiha Talat, Minister for Information, Miss Afshan Batool Zaidi, Minister for Sports, Culture and Youth Affairs, come to the podium so that they can take their oath?

(The new Cabinet Members took Oath)

جناب حماد خان مری: سر! اس پہ already بہت discussion ہو چکی ہے اور suggestions جو

تھے‘وہ manifesto committee آپ نے بنائی تھی‘انھوں نے اس کو final draft کردیا ہے‘اب یہاں پہ voting کروادی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

Mr. Speaker: O.K. Thank you. I put the draft manifesto of the Youth to the House.

Madam Deputy Speaker: The next item on the agenda is the Motion moved by the honourable Minister for Law, Parliamentary Affairs and Human Rights, Syed Ali Raza. We are continuing from yesterday, imposition of emergency rule in Pakistan. Can I have a list of names of speakers? No, I have not received a list.

The Leader of the Opposition had a comment yesterday, if she was willing to move it on to the next day, why don't you speak first. All right, anyone else from the Green Party, the Blue Party who wishes to speak on the imposition of emergency. Yes, Mr. Nawaz....

جناب محمد نواز: Thank you Madam Speaker جناب سپیکر! اس پچھلے مہینے کی تین تاریخ کو اس ملک میں ایمرجنسی کا نفاذ ہوا۔ ایمرجنسی لگانے کے کچھ محرکات تھے‘ کچھ مقاصد اور objective تھے۔ ان میں سے ایک مقصد یہ تھا کہ ملک میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو کنٹرول کیا جا سکے۔ لیکن شاید یہ بظاہر تو ان کا مقصد تھا‘ درحقیقت ان کا مقصد نہیں تھا۔ آج اگر ہم صوبہ سرحد کی طرف آنکھیں دوڑائیں‘ وہاں پر امن وامان کی صورتحال کا جائزہ لیں‘ ہم اگر فاٹا کی بات کرتے ہیں یا شمالی وزیرستان‘ مالاکنڈ‘ سوات کی بات کرتے ہیں تو وہاں پر امن وامان کی صورتحال ابتر سے ابتر ہوتی جارہی ہے۔ ان میں بہتری کے کوئی امکانات نظر نہیں آرہے۔

تو اگر 16 دسمبر کو جو اعلان ہوا ہے کہ ایمرجنسی اٹھالی جائے گی تو اس کا مقصد یہ ہے ہوسکتا ہے کہ حکومت اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوگئی ہے‘ اپنے اس مقصد میں جو انھوں نے کہا تھا کہ ہم امن وامان کی صورتحال کو کنٹرول کریں گے اور اس میں بہتری لانے کی کوشش کریں گے تو کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ صوبہ سرحد اور ملک کے دیگر حصوں میں امن وامان کی صورتحال بہتر ہوچکی ہے۔ یقیناً نہیں۔ وہ غلط ہے۔ اگر مالاکنڈ ایجنسی کی بات کرتے ہیں یا فاٹا اور صوبہ

سرحد کے دیگر علاقوں کی بات کرتے ہیں، وہاں پر سینکڑوں افراد روزانہ قتل ہو رہے ہیں، ان کا خون بہایا جا رہا ہے لیکن صورتحال کو کنٹرول کرنے کے لیے حکومت نے کوئی اقدامات'' کوئی طریقہ کار وضع نہیں کیا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایمرجنسی لگانے کا مقصد امن وامان کو کنٹرول کرنا نہیں بلکہ صرف ایک ایسے شخص کو اس کے آئینے عہدے سے ہٹانا تھا جس کا نام چوہدری افتخار احمد ہے، جو چیف جسٹس آف پاکستان تھے۔۔ یہ صرف اور صرف ان کے خلاس سازش تھی۔ وہ چیف جسٹس آف پاکستان جن کی وجہ سے عوام کا عدالتوں پر، عدالتی کارروائیوں پر اعتماد بحال ہوا، یہ صرف ان کے خلاف ایک سازش تھی جس میں حکومت کسی حد تک کامیاب ہوئی ہے لیکن ہم نوجوان انشاء اللہ حکومت کو ان کے مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دیں۔ اور جب تک عدلیہ کے معزول ججوں کی بحالی نہیں ہو جاتی، ہم انشاء اللہ ان کے خلاف احتجاج کرتے رہیں گے۔

کل ہمارے بعض ممبران نے کہا کہ ایمرجنسی کے نفاذ سے انھیں فرق نہیں پڑتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید ان کے fundamental rights نہیں ہیں، جو suspend ہوئے ہیں۔ شاید وہ آئین کی بالا دستی کی بات نہیں کرتے، اس لیے ان کو فرق نہیں پڑتا۔ شاید وہ پاکستان کے capital میں رہائش پذیر ہیں۔ اس لیے ان کو فرق نہیں پڑتا لیکن ہمیں تو فرق پڑتا ہے۔ ہمیں اس لیے فرق پڑتا ہے کہ ہمارے بنیادی حقوق معطل ہوئے ہیں۔ ہمیں آئین کی بالا دستی کے لیے کام کرنا ہے۔ ہم پاکستان کے اس حصے میں رہائش پذیر ہیں جہاں پر امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ شاید وہ پاکستان ٹیلی ویژن نیٹ ورک کی transmissions بھی نہیں دیکھتیں، جس پر حکومت خود یہ دعویٰ کرتی ہے کہ فرق پڑتا ہے۔ ہمیں ہر دومنٹ کے بعد دیکھنے کو ملتا ہے کہ حکومت یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ فرق پڑا ہے۔ کیوں نہیں فرق پڑتا، پہلے کسی آمر نے صرف ایک دفعہ ایمرجنسی کا نفاذ کیا۔ ہمیں دیکھنے کو ملتا ہے کہ اس دفعہ دو مرتبہ ایمرجنسی نافذ ہوئی، فرق تو پڑا ہے۔ فرق پڑتا ہے کیوں کہ پہلے کسی انے ایک دفعہ پی سی او کا نفاذ کیا، اس دفعہ دو مرتبہ پی سی او کے تحت ایمرجنسی لگائی گئی ہے۔ فرق تو ضرور پڑا ہے۔ فرق تو اس لیے بھی پڑا ہے کہ پہلے کسی آمر نے ایک دفعہ عہدۂ صدارت سنبھالا، اس دفعہ اس آمر نے دو دفعہ عہدہ صدارت کے لیے ایمرجنسی کا نفاذ کیا۔ میرے خیال سے فرق تو پڑا ہے۔

اس لیے میں اس فورم کی وساطت سے پر زور مطالبہ کرتا ہوں کہ جو معزول جج ہیں ان کی بحالی کی جائے ورنہ یہ نوجوان جو پاکستان کی سولہ کروڑ کی آبادی میں دس کروڑ بنتے ہیں، ہر فورم سے ہر جگہ سے اپنی آواز بلند کریں گے۔ ہم ان ججوں پر بھرپور اعتماد کرتے ہیں جن کو انھوں نے ایمرجنسی کے بعد، پی سی او کے تحت حلف نہ اٹھانے کی وجہ

سے معزول کر دیا۔ میں اس ایوان کی وساطت سے یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ میں ان ججز کو نہیں مانتا جنھوں نے Pervez continuity order کے تحت حلف اٹھایا ہے ہم صرف اس کو مانتے ہیں جو چیف جسٹس آف پاکستان جناب افتخار محمد چودھری تھے، جنھوں نے پاکستان کی عوام کا عدالتوں پر اعتماد بحال کی۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Nawaz Sahib. Mr. Jawad Abbas.

جناب جواد عباس: شکریہ جناب سپیکر صاحبہ! ایمرجنسی پہ کل سے بہت debate ہو رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں۔۔۔۔ میں سب سے پہلے تو اپنے شاہ صاحب کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ انھوں نے اتنے important issue پر روشنی ڈال کر، ایک motion لا کر، اس ایوان کی توجہ اس important issue کی طرف دلائی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ آج کی اس debate میں اور ہمارے Youth Parliament کے session میں سب سے important issue یہی ہے۔

پہلی بات جو میں emergency rule کے بارے میں کہنا چاہوں گا کہ یہ emergency rule ہرگز نہیں تھا۔ ایمرجنسی تو ہوتی ہے constitutional چیز، یہ مارشل لاء تھا جو چیف آف آرمی سٹاف نے لگایا تھا۔ یہ ایمرجنسی نہیں تھی، اسے ایمرجنسی کا رنگ دیا گیا ہے۔

دوسری بات، یہ کل کچھ ادھر باتیں ہوئی ہیں، کیوں کہ ہر جگہ پہ کچھ ایسے عناصر ہوتے ہیں جو مخصوص عناصر کے مفادات کو مدنظر رکھ کر باتیں کرتے ہیں، تو میں اس کا جواب دینا چاہوں گا۔ کل ادھر بات کی گئی ہے کہ جناب میڈیا نے ایمرجنسی سے پہلے ایمرجنسی لگا دی۔ اس سے بہت زیادہ نقصان ہوا، اس سے stock exchange کا نقصان ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میڈیا سے زیادہ ذمہ دار تو حکومت کے وزراء تھے جو جب بھی کسی چینل پہ آتے، خصوصی طور پر ہمارے پنڈی سے وزیر تھے، جب بھی انھیں کوئی چینل والے بلاتے، وہ بڑے ہنستے بھی تھے اور کہتے تھے نہیں نہیں ایمرجنسی تو لگ رہی ہے، کوئی unconstitutional چیز نہیں ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں میڈیا سے زیادہ ان وزراء نے ایمرجنسی لگائی ہوئی تھی جو اس کی وجہ بنی ہے۔

دوسرا اس کے علاوہ یہاں بھی کل ایک اور بات کی گئی تھی کہ ہم جیسے لوگوں کو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو بہت ہی unawareness والی بات ہے کہ ہم جیسے لوگوں کو کیوں مسئلہ نہیں ہے۔ جو لوگ Constitution Avenue میں رہتے ہیں یا اسلام آباد میں رہتے ہیں بے شک انھیں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا

لیکن باہرالے لوگوں کو ضرور مسئل ہو گا۔

عوام میں کافی بے چینی پائی جاتی ہے۔ آپ جس جگہ بھی جا کے دیکھیں' لاہور میں دیکھیں' اسلام آباد میں دیکھیں' ہمارے جھنگ میں دیکھیں' ہر جگہ پہ ایمرجنسی کے خلاف احتجاج ہو رہا ہے' لوگوں میں کافی بے چینی ہے۔ تو میں اس بات کی بھی پرزور مذمت کرتا ہوں اس کے علاوہ ایک اور بات یہاں پہ کی گئی جناب کہ جو مشرف صاحب کا دل کرتا ہے وہ کر سکتے ہیں۔ مجھے بھی اس بات کی سمجھ نہیں آئی جناب کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ جو دل کرے یہ پاکستان مشرف صاحب کے لیے نہیں ہے' مشرف صاحب پاکستان کے لیے ہیں۔ یہاں کے عوام جو چاہیں گے' وہ ہو گا۔

اس کے علاوہ میں ایک اور بات کا credit مشرف صاحب کو دینا چاہوں گا کہ انھوں نے وردی اتار دی ہے۔ اچھی بات ہے کہ صبح کا بھولا شام کو گھر واپس آ جائے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ انھوں نے بہت اچھا کام کیا اور جو انھوں نے 16 دسمبر کی تاریخ دی ہے' ہم خصوصی طور پہ Youth Parliament اس بات کی demand کرتے ہیں کہ اسے 16 دسمبر سے قبل ہی اٹھا لینا چاہیے۔

اس کے علاوہ الیکشن کا دور دورہ ہے' ہر جگہ الیکشن کی پرزور campaigns چل رہی ہیں' تو میں سمجھتا ہوں کہ ایمرجنسی یا مارشل لاء یہ الیکشن free and fair الیکشن نہیں ہوں گے۔ یہ rigged الیکشن ہوں گے اور اس سے بچنے کے لیے اور international community کی توجہ اس طرف دلانے کے لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ الیکشن سے پہلے ایمرجنسی کو اٹھا لینا چاہیے۔

پھر میں ایمرجنسی کی وجوہات پہ تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا۔ جب ہمارے قابلِ احترام صدر صاحب تقریر کر رہے تھے تو پہلے ان کی condition دیکھنے کے قابل تھی' ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے' پتہ نہیں کیا مسئلہ تھا۔ انھوں نے ججز پہ الزام لگایا کہ وہ دہشت گردوں کو support کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن ججز نے دہشت گردوں کو support کیا ہے یا لال مسجد والوں کو چھوڑا ہے' وہ تو آپ کے پاس ہی بیٹھے ہیں ناں۔ آپ پہلے انھیں معزول کریں پھر بعد میں دوسروں کی بات کریں۔ دوسری بات جو انھوں نے کی کہ سرکاری ملازمین کی تذلیل کی جاتی تھی۔ میں نے تو نہیں دیکھا کہ کسی سرکاری ملازم کو عدالت میں بلا کر کوئی تذلیل کی گئی ہو۔ ایک سرکاری ملازم عوام کا ملازم ہے' اگر کوئی بات پوچھنے کے لیے یا کچھ بتانے کے لیے اگر اسے عدالت میں بلایا جاتا ہے' تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس کی تذلیل کی جاتی ہے۔ یہ ججز کا فرض تھا جو انھوں نے پورا کیا ہے۔

میں ایوان سے پرزور اپیل کرتا ہوں، خصوصاً ان عناصر سے جو کہ مخصوص propaganda پھیلانا چاہتے ہیں یا عوام کی نظریں اس چیز سے اوجھل کرنا چاہتے ہیں کہ عوام کو کوئی مسئلہ نہیں ہے، عوام کو کافی مسئلہ ہے۔ میں خصوصی طور پر اپیل کرتا ہوں کہ مہربانی کیجئے اس یوتھ فورم کو youth کا representative بنایئے، اپنے ideas کو respresentative بنایئے، تاکہ آپ ان مخصوص عناصر کا respresentative بنائیں جن کو تقویت دینے سے، میں سمجھتا ہوں، پاکستان کا بھی نقصان ہے اور ہم سب کا نقصان ہے۔ مہربانی

Madam Deputy Speaker: Thank you Mr. Jawad Abbas. I don't have a list from the Blue Party but I have some news from yesterday. Sana Toha, have you spoken? Ali Raza? Miss Anie Marri? Mr. Yawar? Ok. Miss Madiha.

محترمہ مدیحہ طلعت: first of all جو میں کہنا چاہ رہی ہوں، بہت important بات یہ ہے کہ the majority of superior judiciary in Pakistan has been lost because of ان لوگوں کو انھوں نے oath دی نہیں یا جن لوگوں نے لی نہیں And first of all this is a huge blow to the judicial system کیوں کہ کئی decaded of experience تھا ان ججز کے پاس اور already اتنا زیادہ case laod ہے پاکستان جیسے ملک میں، اور بہت ہی slo justice system ہے۔ اور اس میں بھی جب آپ نے اپنی superior judiciary کا اتنا زیادہ chunk, because of the emergency, loose کردیا ہے so, I think that is also one big effects that the emergency has had دوسرا یہ ہے کہ بہت سارے لوگ in I have heard are supporting the emergency تو جو مجھے محسوس ہوا ہے کہ بہت سارے لوگوں کو یہ ایک fare ہے جو اس one way or the other government میں لوگوں کے اندر بہت بڑھایا بھی ہے کہ اگر یہ government چلی گئی تو پاکستان میں talibanisation ہوجائے گی اور liberalism بالکل ختم ہوجائے گا اور کوئی بہت ہی repressive regime آجائے گا۔ I think یہ ایک بہت ہی fare unfounded on ground realities آپ کو دیکھنا چاہیے who are the major political parties in Pakistan? Most of the majors political parties بالکل بھی radical, in terms of conservatism نہیں ہیں۔ تو یہ ایک ڈر ہے

and I think people should reconsider جو government نے لوگوں کے دلوں میں ڈالا ہوا ہے that۔

تیسری بات جو بہت سارے لوگ کر رہے ہیں کہ یہ ایک elite movement through اور democracy ایک بہت abstract idea ہے جس کے لیے آپ لڑ رہے ہیں اور اب عام لوگوں کو یا گاؤں میں جو لوگ رہتے ہیں ان کو تو پتہ ہی نہیں ہے یا ان کو تو فرق ہی نہیں پڑتا ان چیزوں سے۔ I would disagree very strongly with that کیوں کہ اگر آپ کے fundamental rights ہی ختم ہو جاتے ہیں، ایمرجنسی میں آپ کے پاس guarantees to being heard by court یا اس طرح کی چیزیں ہی نہیں ہیں تو that affects every single person because every single person has a right to access to justice اور یہی basic right جب چلا جاتا ہے تو I think affects everybody. بہت سارے اور مسائل ہوتے ہیں صرف emergency related مسئلے نہیں ہوتے۔ آپ کے courts رک گئے ہیں، لوگوں کو ملک میں کوئی basic guarantees نہیں ہیں۔ جہاں already اتنی زیادہ human rights violations ہیں اس ملک میں، تو this just adds to it ایسے نہیں ہے کہ ان لوگوں کو تو فرق ہی نہیں پڑتا کہ جو بھی government آئے اور جس طرح کا بھی rule چلے۔

What I would like to request everybody who is here is that کہ جو ایمرجنسی کا ایک بہت بڑا effect ہوا ہے وہ یہ ہے کہ بہت سارے channels, newspapaer اور میڈیا کو constricted guidlines دی گئی ہیں about the things that they can and cannot report لیکن ہم خود سے on our own جو چیزیں کر سکتے ہیں that all of you people can right and you hear a lot of things, you meet a lot of people who know these things جیسے from the university آپ اردو میں لکھیں۔ خاص طور پر انگلش میں اکثر لوگ لکھ رہے ہیں come from وہاں پہ لوگ چیزیں لکھ رہے ہیں لیکن وہ سب انگلش میں ہیں۔ میں اس بات پہ زور دینا چاہوں گی کہ لوگ اردو میں چیزیں لکھیں تاکہ آپ mass general public کو reach کر سکیں۔ A lot of people don't know the legal technicalities and the exact effects of emergency on their life. I really think کہ اردو میں یہ چیزیں لکھنے سے شاید یہ زیادہ اچھے طریقے سے disseminate

ہوسکیں And I would really request everybody کہ وہ جیسے بھی contribute کر سکتے ہیں کریں۔ so that we can play our role in this emergency

Madam Deputy Speaker: Thank you for your excellent recommendations, Miss Tallat.

Safwan Ullah Khan:A clarification, Madam Speaker

Madam Deputy Speaker: Granted, please go ahead

جناب صوان اللہ خان: جی میں مدیحہ طلعت کے ساتھ full agreement میں ہوں لیکن honourable member نے ایک بات کی کہ لوگ اردو میں لکھیں۔ میرا خیال ہے کہ general mass کا جو rise up ہوا ہے یہ اردو کی وجہ سے ہوا ہے۔ شاید مس مدیحہ نے in between یہ peom نہیں سنی ''چاچا وردی لاہندا کیوں نہیں'' تو اردو والوں نے I think بہت زیادہ uprise کیا ہے۔ Thank you

(مداخلت)

Madam Deputy Speaker: Mr. Safwan, please address the Chair evenif you wish to respond to any comments. Thank you. Mr. Qaiser Gondal. Mr. Gondal is that you seat? I am afraid you are going to have to move to your seat in order to comment. Thank you. Go Ahead Mr. Gondal.

جناب قیصر گوندل: سب سے پہلے و میں سید علی رضا اور لیاقت شیروانی صاحب کو efforts کو appreciate کروں گا۔ ان لوگوں نے جیل میں کافی time گزارا ہے and we are proud of them کہ انھوں نے ہم سب کی نمائندگی practiacally جیل میں کی، ان دونوں کو میں پھر appreciate کروں گا۔

اس کے بعد اس motion کے mover بھی سید علی رضا صاحب ہیں، تو میں ان سے request کروں گا کہ اس کی پہلی wording کچھ change کردیں۔ ایمرجنسی Government claim کر رہی ہے، ہم سب کا خیال ہے یہ مارشل لاء تھا تو اس کو imposition of martial law ہونا چاہیے۔ اگر ہم consensus سے اسے کرلیں تو ہمارے House صحیح نمائندگی ہو سکے گی۔ Most o fus

اس لیے شاہ صاحب سے میں believe that it is a martial law not an emergency. request کروں گا کہ اس کو دیکھیں because وہ move ہیں۔

اس کے بعد میں ایمرجنسی کے بارے میں کہوں گا کہ سال 2007 میں پاکستان میں بہت سی چیزیں ہوئیں جن کا ہمارے political scenario پہ بہت فرق پڑے گا۔ مارچ سے یہ سلسلہ چل رہا تھا اور bisically I think that was a blessing in disguise کیوں کہ آٹھ سال سے جنرل مشرف صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ لوگ سڑکوں پر نہیں آ رہے' سول سوسائٹی move نہیں کر رہی۔ مارچ کے بعد انھوں نے کچھ اس طرح کے کام کیے' اس حد تک غیر قانونی کام کیے کہ اب لوگ' ہماری سول سوسائٹی political activities میں بہت کم participate کرتے تھے' وہ بھی اب سڑکوں پر آ رہے ہیں۔ اس کا مظاہرہ' پہلے بھی honourable members کہہ چکے ہیں۔ LUMS میں ہوا' جس کو Elitist's school کہا جاتا تھا وہاں بہت زیادہ ہوا۔ اس کے علاوہ آئے روز سول سوسائٹی' خواتین اور حتیٰ کے بچے بھی اس میں participate کر رہے ہیں۔ Lawyers تو مارچ سے ہی اس movement میں آگے آگے تھے۔

So I think ہم پاکستانی قوم نے اب اس بات کو realize کر لیا ہے کہ اب ہم نے establishment کو پیچھے جوان کا کام ہے اس پہ بھیجنا ہے' اور ابھی بھی کافی کام رہتا ہے' یہ نہیں کہ ہم اس منزل پہ پہنچ گئے ہیں۔ مگر میرا خیال ہے کہ ہم اس کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ اب سول سوسائٹی جاگ چکی ہے۔ اس میں میڈیا کا کردار آپ کے سامنے ہے۔ ٹی وی چینلز نے جس طریقے سے جنرل مشرف کے حکم کو ماننے سے انکار کیا یہ بہت ہی appreciative ہے۔ میں میڈیا کو بھی appreciate کروں گا۔ Specially جیو ٹی وی نے' ابھی تک انھوں نے جو ہمت دکھائی ہے۔ Masses میں ایک disappointment تھی کہ عموماً جو لوگ اوپر کے scene میں ہوتے ہیں' یہ آپس میں game کر رہے ہیں' اب ان کو بھی masses کی طرف سے ایک message کیا گیا ہے کہ ایسی بات نہیں ہے۔ ہر طرح کے لوگ اب کوشش کر رہے ہیں۔ کل بھی اس پہ کافی لوگوں نے بات کی' یہ بات بالکل غلط ہے۔ masses اس چیز سے بالکل concerned نہیں ہیں' بہت زیادہ concern ہیں۔ سختیاں بہت ہیں' پولیس جو حال کرتی ہے وہ سب کو پتہ ہے۔ میں یہ mention کروں گا کہ جس ایمرجنسی impose ہوئی تھی اس سے اگلے دن جو lawyers کے ساتھ لاہور میں specially ہوا ہے' علی رضا صاحب بیٹھے ہیں وہ ادھر موجود تھے' بالکل وحشیانہ تشدد ہوا ہے۔ ٹی وی چینلز بند تھے' بہت کم لوگوں نے وہ مناظر دیکھے۔ اس میں انسانیت کا کچھ خیال

نہیں رکھا گیا، بہت بے دردی سے وکلاء کو مارا گیا۔

ان حالات میں ظاہر ہے کافی مشکل ہے، ہر آدمی باہر نہیں آ سکتا، لوگوں کو problems ہوتی ہیں۔ مگر messes بالکل move کر رہے ہیں۔ اور ہر جگہ پہ گاؤں میں بھی کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے پولیس کے سامنے لڑنا، ہر آدمی اس طرح نہیں لڑ سکتا۔ مگر لوگ اس سے concern کرتے ہیں اور یہ بات بالکل غلط ہے کہ اس سے masses move نہیں کیے۔

میں اس میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ students نے اس میں بہت زیادہ participate کیا۔ پنجاب یونیورسٹی میں ایک واقعہ ہوا اس سے پتہ چلتا ہے کہ جن لوگوں کا political parties سے تعلق نہیں ہے وہ بھی اس میں آ رہے ہیں۔ اور یہ بہت بڑی تحریک ہے۔ یہ انشاء اللہ ختم نہیں ہوگی۔ Political parties الیکشن میں participate کرتی ہیں یا نہیں یہ تو وہ خود ہی decide کریں گی۔ مگر اب یہ کام شروع ہو چکا ہے۔ Establishment یا وہ لوگ جو ان کا ساتھ دیتے ہیں، politicfal parties بھی اس طرح کی ہیں جو کبھی ان کے ساتھ ہوتی ہیں کبھی علیحدہ اور کبھی ڈیل کی باتیں، confusion ابھی پھیل رہی ہے۔ مگر I think اب ان لوگوں کو بھی ایک clear stance لینا پڑے گا ورنہ عوام ان کو مسترد کر دیں گے۔ اور یہ آخری موقع ہوگا politicians کے لیے۔ اللہ کرے کہ یہ ایک peacefull revolution ہو ورنہ اگر یہی صورت حال رہی تو ہم bloody revolution کی طرف بھی جا سکتے ہیں۔ اور ویسے بھی کچھ parts of the country میں صورت حال کافی خراب ہے، anarchy already پھیل چکی ہے۔

میں دعا کروں گا کہ یہ revolution peaceful رہے۔ اور یہ revolution start ہو چکا ہے۔ یہ عام سی بات نہیں ہے۔ لوگ بالکل اس سے concern ہیں۔ جو Judiciary کے ساتھ ہوا ہے، وہ سب کو پتہ ہے۔ Judiciary نے ایک امید پیدا کی تھی۔ Suo motu cases پہ لوگوں کو پتہ چلا تھا کہ اگر DIG ہماری بات نہیں سنتا اور زیادتی کرتا ہے تو ہم اس کے خلاف بھی جا سکتے ہیں۔ یہ بہت بڑی بات ہے کہ ایک مزدور بھی DIG یا SP کو challenge کر لے۔ ان لوگوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ان کو یہ اختیار حاصل ہو جائے گا کہ وہ اتنے بڑے افسر کو challenge کر سکیں۔ کیوں کہ ہماری establishment اسی طرح behave کرتی ہے جیسے وہ post 1947 like a colonial power کرتی تھی تو یہ suo moto cases ان کے لیے ایک امید تھی۔ اور یہ امید بھی ان سے چھین لی گئی ہے۔

missing کہہ چکے ہیں اور members already پہ کافی human rights violation بھی

cases نہیں persons بہت important case ہے۔ اس میں بے شمار لوگ پھنسے ہوئے ہیں' ان کے اوپر کوئی

ہیں' ختم ہو چکے ہیں' کچھ کے اوپر ہیں ہی نہیں۔ ایک دو کو because of honourable Chief Justice

house کچھ Iftikhar Muhamamd Chaudhry کے کہنے پر چھوڑا گیا اور اگلے دن پھر پکڑ لیا گیا۔

arrest ہیں' وہ کچھ کر بھی نہیں سکتے۔ جب سے مارشل لاء لگا ہے' وہ تو کورٹ میں بھی نہیں جا سکتے۔ میں ایک مرتبہ پھر

کہوں گا کہ اس کو imposition of emergency کے بجائے martial law کیا جائے۔

Madam Deputy Spkeaker: Thank you Mr. Gondal. Mr. Hamid Mushtaq.

جناب حامد مشتاق: Thank you Madam Speaker سب سے پہلے میں محترم شاہ صاحب کو

مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ انھوں نے ایک اتنا اہم مسئلہ ایوان میں زیر بحث لایا۔

Imposition of emergency یا martial law اس کے متعلق کافی دوستوں نے کافی باتیں کر

لی ہیں۔ تاہم کچھ aspects اس کے ایسے ہیں جو میں آپ کے سامنے لانا چاہوں گا۔ Martial Law

یا emergency کے فوراً بعد ہماری superior judiciary کو sack کر دیا گیا اور اس سے message یہ

ملا ہے کہ اگر آپ ہمارے ساتھ ہیں تو آپ epex court کے judges رہ سکتے ہیں اور اگر آپ ہماری will کے

خلاف جائیں گے تو ہم آپ کو sack کر دیں گے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں محترمہ سپیکر صاحبہ! کہ ایسی حالت میں آپ

کس سے انصاف کی امید کریں گے' کس کے پاس جائیں گے دادرسی کے لیے جب کہ حاکم کی کی آواز کے خلاف

کوئی جج فیصلہ دینے کو ہی تیار نہیں۔

اس کے ساتھ ہی ابھی ایمرجنسی کے فوراً بعد ایک order آیا تھا جس میں انھوں نے کہا تھا martial

law courts establish کر دی گئی ہیں۔ اور ایسے لوگ جو حکومت کے مفاد کے خلاف کریں گے' ان کا court

martial ہوگا۔ پاکستان کی تاریخ میں آج تک civilian کا court martial نہیں ہوا تاہم Musharraf

regime کی مہربانی سے ایسا بھی possible ہوا ہے۔ فیض نے کہ خوب کہا تھا

نثار میں تیری گلیوں کے اے وطن کے

جہاں

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

اور ہم نے دیکھا ہے کہ جیسے ہی یہ order آیا ہے' اس میں لکھ دیا گیا ہے کہ تحریک کی آزادی سلب کر لی گئی' تقریر کی آزادی سلب کر لی گئی' اور جتنے civil right ہوتے ہیں وہ سلب کر لیے گئے۔ کسی member نے کہا کہ اس سے لوگوں کی عام زندگیوں پر فرق نہیں پڑا۔ فرق کیوں نہیں پڑا؟ ہم جن ججز یا judiciary کی طرف دیکھتے ہیں کہ ہمارا کوئی حق سلب کر رہا ہے تو آپ ہمیں ان سے انصاف دلائیں' مگر یہاں پر ہم نے دیکھا ہے کہ ہماری judiciary کو ہی sack کر دیا گیا تو اب ایک عام شہری انصاف کی اپیل لے کر کس کے پاس جائے گا۔ تو عام زندگیوں پر فرق پڑا ہے۔

اگر آپ international arena میں دیکھیں تو Commonwealth نے ہماری membership cancel کر دی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بہت سارے لوگ کہیں کہ اس سے کوئی بہت زیادہ فرق نہیں پڑتا' ہم ایک آزاد مملکت ہیں۔ تو محترمہ آزاد ملک آزاد لوگوں سے ہوتا ہے۔ پہلے قوم آزاد ہوتی ہے اور اس کے بعد جغرافیے پہ وہ اپنا نام پیدا کرتی ہے۔ ہمارے ہاں ایک انتہائی بدنصیبی ہے کہ صدر رکھنے کے لیے ہمیں آرمی کی طرف دیکھنا پڑتا ہے اور اپنا Prime Minister منتخب کرنے کے لیے ہمیں کوئی نہ کوئی imported Pakistani لانا پڑتا ہے۔ تو یہ ہماری بدقسمتی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اور اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ صدر پرویز مشرف صاحب ہی صدر پاکستان کے لیے most suitable candidate ہیں تو میں ان سب دوستوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ باقی شعبوں میں کیا کر رہے ہیں۔ آپ بھی کاکول join کریں تا کہ بیس سال کے بعد ہم آپ کو بھی صدر کی سیٹ پر دیکھیں۔

میڈیا رول کے حوالے سے بہت ساری باتیں ہوئیں۔ کسی حد تک ہم ان کو مان سکتے ہیں کہ شاید میڈیا نے irresponsible role ادا کیا ہو۔ مگر میں اس وقت پورے ایوان سے اور آپ سے بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر سید علی رضا شاہ صاحب کسی وجہ سے لاہور ہائی کورٹ کے باہر احتجاج کر رہے ہیں اور پولیس baton charge تو کیا جیو یہ سلائیڈ چلائے گا کہ محترم علی شاہ صاحب کا پھولوں سے استقبال کیا گیا لیموزین میں ان کو شیرٹن ہوٹل لے کر گئے' وہاں پر انھوں نے ایک ہزار کے مجمع کو خطاب کیا۔ آزاد میڈیا کیا دکھائے گا کہ وکیلوں نے اپنے حق کے لیے آواز اٹھائی اور پولیس نے ان پر لاٹھی چارج کیا۔ ایسا تو نہیں دکھائے گا یوان کے سیکرٹری جنرل سے ملاقات کے لیے ان کو جیل لیجایا گیا۔ میڈیا وہی چیز دکھائے گا جو وہاں پر ہو گی۔ میڈیا نے یہ ضرور کیا کہ ان کی آواز ہر گھر میں پہنچائی۔

آراء لے کر آئے' اس کی وجہ سے لوگ اس قابل ہوئے کہ کسی نہ کسی چیز پر اپنی رائے دے سکیں۔ جہاں پر اکثر لوگوں نے یہ بات کہی کہ میڈیا نے جلتی پر تیل کا کام کیا تو ہاں اس پر ہم بات کر سکتے ہیں۔ مگر اس چیز پر کہ میڈیا نے informational spread نہیں کی میرا خیال ہے کہ یہ unquestionable ہوگا۔

اس کے علاوہ جناب سپیکر! اپنے کافی دوستوں کی طرح imposition of emergecy یا imposition of Martial law کو in the strongest possible terms میں refuse کرتا ہوں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Mr. Hamid Mushtaq. Mr. Taha from the blue party.

جناب طٰہٰ انیس: شکریہ جناب سپیکر! سب نے باتیں کیں about this Martial law اور میں سب کے views کو appreciate کرتا ہوں لیکن ہمیں بطور Youth Assembly دیکھنا پڑے گا کہ آئندہ ہم اس طرح کی چیزوں کو کس طرح روک سکتے ہیں۔ ہمیں ان کے root causes جاننے کی ضرورت ہے۔ دیکھا جائے After our independence military has been one of the strongest institution in the country and that to because of our relations specially with India ابھی recently Military Incorporated ایک کتاب آئی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ کس طرح ملٹری نے اس ملک کی ایک ایک صنعت' ایک ایک انڈسٹری' ایک ایک organisation پر total کنٹرول حاصل کیا۔ اب اس طرح کا interest اگر ملٹری کا civilian bureaucracy, civilian organisation اور civilian institution تو کس طرح ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ ملٹری اس سے دور رہنا چاہے گی۔ ملٹری تو ظاہری بات ہے کہ یہ تو ان کے فائدے میں ہے کہ وہ ہمارے اوپر آ کر حاوی ہو جائیں۔ وہ ہماری rights کو curb کریں۔ وہ ہماری ایک ایک چیز پر نظر رکھیں۔ وہ اپنی آئی ایس آئی جیسے insitution سے دیکھیں کہ کوئی بندہ ان کے خلاف آواز نہ اٹھائے۔ آج تک اس ملٹری نے ہمیں ایک جنگ تو جتوائی نہیں۔ آج تک اس ملٹری نے ہمیں کچھ ایسا کر کے تو دکھایا نہیں جس پر ہم سر فخر سے بلند کر سکیں۔

آج میں اگر آپ سے یہ کہوں بڑی out of the works بات ہوگی کہ ہم اگر انڈیا کے ساتھ شروع سے ہی اچھے تعلقات رکھتے' بے شک compromised تعلقات ہوتے' بے شک تم تھوڑے نیچے لیول پر ہوتے'

لیکن آج ہمارے ملک میں development ہوتی۔ پچاس' ساٹھ فیصد جو ملٹری بجٹ میں پیسہ جارہا ہے' اس کے علاوہ اگر دیکھا جائے تو ملٹری میں ایک سوچ ہے کہ ہم superior ہیں اور یہ جو عام لوگ ہیں یہ بڑے inferior قسم کے لوگ ہیں۔ اگر آپ نے پرویز مشرف صاحب کی تقریر سنی ہو تو اس میں وہ ہم سے اردو میں بات کرتے ہوئے بڑی تلخ زبان استعمال کر رہے تھے اور جب انھوں نے انگریزی میں بولنا شروع کا کی تو انھوں نے کہا کہ we are not ready یہ ہم سب کے منہ پر طمانچہ ہے' کہ we are not ready کس وجہ سے ہم ready نہیں ہیں۔ جب انڈیا کی آدھی عوام ان پڑھ ہو کر It can be the largest democracy in the world then why can not be the democracy in the world. اگر دیکھا جائے تو 2007 کا سال ہمیں بتاتا ہے کہ لوگ اٹھے ہیں' لال مسجد دیکھیں' آپ اس کے بعد چیف جسٹس صاحب کے خلاف مارچ میں جو ایکشن ہوا وہ دیکھیں' ابھی آپ دیکھیں جو میڈیا کے ساتھ judiciary کے ساتھ' وکیلوں کے ساتھ جو نومبر میں ہوا' آپ دیکھیں کہ سول سوسائٹی اٹھ رہی ہے۔

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جو ہوتا آیا ہے' چلیں غلط ہوا ہے' چودھری صاحب نے پچھلے پی سی او کے تحت حلف لیا وہ بالکل غلط بات تھی لیکن اب ہم پرانی باتوں کو لے کر اپنے مستقبل کو justify نہیں کر سکتے۔ ہمیں تبدیل کرنا پڑے گا' ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے اور صحیح راستے کے اوپر چلنا پڑے گا۔ status quo کو چیلنج کرنا پڑے گا تبھی ہم اس ملک کو آگے لے جا سکتے ہیں۔ شکریہ

Madam Deputy Speaker: Thank you Mr. Taha. Miss Afshan Laeeque.

محترمہ افشاں لئیق: شکریہ۔ سب سے پہلے تو علی رضا کو کہوں گی کہ انھوں نے بہت اچھی motion پیش کی ہے اور I am in total favour of him

3 نومبر 2007 کو جو آئین معطل کیا گا یہ تیسری مرتبہ پاکستان کا آئین معطل کیا گیا اور I think کوئی بھی محبِّ وطن پاکستانی اس ایکٹ کی حمایت نہیں کرے گا' جو بھی پاکستان سے محبت کرتا ہو وہ کبھی بھی اس عمل کی حمایت نہیں کرے گا۔

ایمرجنسی اس وقت لگائی گئی جب صدارتی عہدے کا فیصلہ آنے والا تھا اس سے ایک دن پہلے' جو چیز اس کو show کرتا ہے یہ صدر صاحب اپنے آنے والے متوقع فیصلے سے بالکل بھی خوش نہیں تھے اور انھوں نے سولہ

کروڑعوام کے جذبات کے ساتھ کھیلا ایک دن کے لیے۔ اگر وہ ایک دن کا انتظار کر لیتے تو I think یہ سب کچھ ہونے کی ضرورت نہ ہوتی' نہ وہ ہوتے اور نہ ایمر جنسی لگتی۔ ایمر جنسی لگنے کے بعد جتنا نقصان پاکستان کی معیشت کو اٹھانا پڑا۔ I think معیشت کسی ملک کی base ہوتی ہے اگر اس کی معیشت اچھی ہے تو وہ ملک ترقی کرے گا۔ اگر معیشت اچھی نہیں ہے تو وہ ترقی نہیں کرے گا۔ پاکستان کی معیشت کو اس وقت بے انتہاء نقصان اٹھانا پڑا۔

یہ کہا جائے کہ ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا یہ تو آنکھیں بند کرنے والی بات ہے۔ ہمیں کوئی فرق کیسے نہیں ہوتا۔ فرق ان لوگوں کو پڑتا ہے جو bomb blast کے victim تھے' فرق انہیں پڑتا ہے جن کے گھروں کے چولہے بند ہو گئے' فرق انہیں پڑتا ہے جو missing people تھے' ان کے گھر والوں کو فرق پڑتا ہے۔ فرق تو انھیں پڑتا ہے جو اپنے ملک کے ساتھ compare کرتے ہیں۔ فرق انھیں پڑتا ہے جو دیکھتے ہیں کہ آج پاکستان کو کس نام سے پوری دنیا میں terrorism کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ فرق انھیں نہیں پڑتا جو گھروں میں بیٹھ کر صرف فلمیں دیکھتے ہیں اور انھیں نیوز چینل دیکھنے کی فرصت نہیں ملتی۔ فرق انھیں نہیں پڑتا جو باہر کی parties attend کرتے ہیں اور انھیں اندرونی حالات کا پتا نہیں ہوتا۔ فرق illiterate عوام کو نہیں پڑتا' فرق literate عوام کو پڑتا ہے' جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ انھیں فرق نہیں پڑتا یہ بالکل غلط باتیں ہیں۔ یہ آنکھیں بند کرنے والی باتیں ہیں۔

آنکھیں کھول کر آگے پیچھے دیکھیں گے تو آپ کو فرق پڑے گا کہ ہم اس وقت جس جگہ کھڑے ہیں۔ پوری دنیا میں اس وقت ہماری کیا پوزیشن ہے۔ لوگ ہمیں کس نظر سے دیکھ رہے ہیں اور پاکستان کو کس نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اگر ہمیں فرق نہیں پڑتا تو ہمیں امریکہ سے بھی فرق نہیں پڑنا چاہیے۔ کیوں امریکہ سے پاکستانیوں کو بے دخل کر دیا جاتا ہے؟ کیوں ہمیں ہر ملک میں بدنامی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے؟ ہم کیسے کہتے ہیں کہ ہمیں فرق نہیں پڑتا؟ کیوں آپ کھلے عام وہاں پر نہیں گھومتے؟ کیوں آپ کی چیکنگ کی جاتی ہے؟ کیوں آپ کو ائر پورٹ پر روکا جاتا ہے؟ اس کا مطلب ہے آپ کو فرق نہیں پڑتا۔ فرق پڑتا ہے؟ اگر آپ کھلی آنکھوں سے دیکھیں تو آپ کو فرق پڑتا ہے۔

چینل بند کر دیے گئے۔ I think میں کہوں گی کہ ان چینلوں کو دوبارہ کھولا جائے کیونکہ وہ صرف facts دکھاتے ہیں جو کچھ ہوگا وہ وہی دکھائیں گے' وہ کبھی جھوٹ نہیں دکھائیں گے۔ اگر کہیں bomb blast ہوا ہے تو وہ bomb blast ہی دکھائیں گے۔ اگر کہیں کوئی پارٹی ہوئی ہے تو وہ پارٹی ہی دکھائیں گے' وہ غلط نہیں دکھائیں گے۔ جو ہوا ہے اس کو آنکھیں کھول کر دیکھیے کہ وہ کیا ہو رہا ہے۔ اگر لوگ کہتے ہیں کہ گردنیں کٹ رہی ہیں' خون پڑا

ہوا ہے' ادھر bodies پڑی ہوئی ہیں' اگر یہ ہوا ہے' یہ fact ہے تو دکھایا ہے۔ ہمیں وہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے۔ ہمیں دکھ اس لیے ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ جب لوگ protest کرنے کے لیے باہر آتے ہیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ جب دکھایا ہی نہیں جائے گا ہمیں پتا ہی نہیں ہوگا کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے' ملک میں کہاں bomb blast ہو رہا ہے' کہاں پر جنگ ہو رہی ہے' وانا میں کیا ہو رہا ہے' سوات میں کیا ہو رہا ہے تو ہم اس کی مدد کیسے کریں گے اور ہم باہر protest کیسے کریں گے۔ حکومت یہ چاہتی ہے کہ نہ ہمیں کچھ پتا ہوگا نہ ہم protest کے لیے باہر آئیں گے۔ جو وہ اندر کھچڑی پکانا چاہتے ہیں وہ پکتی رہے گی اور جنھیں کھانا ہے وہ کھاتے رہیں گے اور ہم بے خبر رہیں گے۔ ایک کونے میں بیٹھے رہیں گے۔ پاکستان کی literate عوام ایسا کبھی بھی نہیں چاہے گی۔

ایمرجنسی لگنے کے بعد بہت سے ججز نے پی سی او کے تحت حلف بھی اٹھالیا اور کچھ ججز نے حلف نہیں لیا۔ میں ان کو سلام پیش کروں گی جنھوں نے پی سی او کے تحت حلف نہیں اٹھایا۔ میرا مطالبہ یہی ہے کہ جلد از جلد lift کیا جائے اور پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے' پاکستانی عوام کو باہر آنا ہے اور اسے protest کرنا ہے۔ کھلی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھنا اور اپنے اوپر فرق ڈالنا ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Chairman: Thank you, Afshan Laeeque. Miss Marri you wanted to say something.

Miss Qurat ul Ain Marri: Thank you. Miss Afshan Laeeque had very valid comments and I agree in totality. Just one minor disagreement is that of literate and illiterate.

میں appreciate کروں گی اگر aware and unaware use کیا جائے as opposed to literate and illiterate کیوں کہ majority of Pakistanis are illiterate but they are not unaware. There are many who are literate and yet they are unaware. And I am sure my fellow colleague is a very reasonable person and I know that she will agree it when I put it forth that it is more a matter of cognizance or being unaware as opposed to read and write your name. And one more thing Madam

Deputy Speaker, with your kind and gracious permission.

مشرف صاحب کے اپنے لوگ ہی اس کو مارشل لاء کہہ رہے ہیں۔ اگر آپ 5th کا واشنگٹن پوسٹ اٹھائیں۔

I believe it's the 5th or the 6th, I could be mistaken about the date, Mushahid Hussain Sayed has called it a de facto Martial Law and has maintained that it will ruin the country. I don't know why this @@@@ with Musharraf that is anyone's guess but why should we not call it a martial law when they themselves are agreeing to the fact that yes it is martial law brought about by one person for his personal gains. So just a point of information. Thank you.

Miss Afshan Laeeque Khan: Madam Speaker, I am totally agreed with her and thank her for informing and I will use the words aware and unaware. Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Thank you Miss Afshan Laeeque. May I please request you all to address the Chair only at all times. Mr. Farooq Shah.

ڈاکٹر فاروق شاہ: کل سے ایمرجنسی کے اوپر اس ایوان میں بحث جاری ہے اور کل بھی ہمارے معزز اراکین اس پر کافی بحث کر چکے ہیں۔ لیکن جہاں تک ایمرجنسی کا سوال ہے، میں سمجھتا ہوں کہ، کل بہت سے ممبرز نے بھی کہا کہ جنرل پرویز مشرف کے اوپر کیچڑ ڈال رہے تھے شکر ہے وہ وردی میں نہیں ہے اس وقت، اس کے ساتھ کچھ سیاسی یتیم ہیں وہ بھی اس ایمرجنسی لگانے میں involved ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ ملک میں جو سیاسی صورت حال ہے اس کو ختم کروایا جائے۔ اور وہ یہ چاہ رہے ہیں کہ دوبارہ ہم اسی طرح ان کو select کریں۔ تو میری طرف سے یہ ہے کہ ہم پرویز مشرف کو نہ وردی میں صدر مانتے ہیں اور نہ اب بطور civilian صدر مانتے ہیں۔ کہاں سے وہ منتخب ہوا ہے؟
یہ بتائیں کہاں سے وہ منتخب ہوا ہے؟

اس ملک کے اندر بہت سی باتیں ایسی ہیں جو بتانے کی نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ادھر کچھ لوگ موجود ہوں۔ میں

یہ کہتا ہوں کہ جولوگ کہہ رہے ہیں کہ مشرف یہ ہے اور وہ ہے' میں سمجھتا ہوں کہ کچھ لوگ نہیں چاہتے ہیں اب محترمہ صاحبہ آئی ہیں' انھوں نے اس کا استقبال کیا' لاکھوں عوام کا سمندر' جو اپنی قائد کے استقبال کے لیے گیا تھا۔ انھوں نے کیا کیا' بم دھماکے کروائے۔ کیوں؟ جب راولپنڈی میں بی بی کا جلسہ ہوتا ہے' ناظم کہتا ہے کہ خودکش حملہ آور راولپنڈی میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان کو پہلے پتہ ہوتا ہے۔ کیا صورتحال بنائی ہے اس ملک میں آپ نے۔ اور یہ بھی پتہ ہے کہ کراچی کے سانحہ 18 اکتوبر میں پندرہ کلو کا بم استعمال ہوا۔ اتنا بھ پتہ ہے ان لوگوں کو۔ پہلے تول لیتے ہیں پھر بعد میں رکھ دیتے ہیں اور پھر اس کو blast کر دیتے ہیں۔

جہاں تک عدلیہ کی بات ہے اور judges کی بات ہے' میں یہاں پر صرف مقدس ادارے کی بات کروں گا۔ اس ملک کو ایک عظیم لیڈر سے محروم کر دیا ہے۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جب بھی military dictator اس ملک میں آیا ہے تو ہمیشہ کے لیے ان judges نے ان کے لیے راستہ صاف کیا ہے۔ میں اس مقدس ادارے کی بات کر رہا ہوں کہ اس ادارے کو بحال کر دیا جائے۔ ان قوانین کو بحال کیا جائے۔ جہاں تک judges کی بات ہے ان کو respect کے ساتھ کہتا ہوں کہ انھوں نے PCO کے تحت حلف نہیں اٹھایا لیکن میں یہ بھی ان کو یاد دلاؤں کہ پہلے بھی وہ PCO کے تحت حلف اٹھا چکے تھے۔

جناب سپیکر! emergency کے بعد ملک بہت سنگین صورتحال سے گزر رہا ہے۔ جہاں پر democratic political activities اس ملک میں نہیں ہے' الیکشن 8 جنوری 2008 کو منعقد کرانے کا اعلان کیا گیا۔ ابھی کچھ دن رہتے ہیں جو نگراں حکومت اور اس سے پہلے کی حکومت تھی وہ ابھی بھی جلسے کروا رہے ہیں لیکن اپوزیشن پر ابھی جلسوں کی پابندی ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ خدانخواستہ اگر یہ لوگ جلسے کریں گے تو ہم تو ان کے ساتھ ہیں یہ دوبارہ حکومت پر حاوی ہو جائیں گے۔ جناب سپیکر! ایمرجنسی سے جہاں پر ملک کی صورتحال پر اثر پڑا ہے۔ وہاں پر بیرونی ممالک میں بھی صورتحال کافی خراب ہو چکے۔ Commonwealth سے پاکستان کی membership ختم ہو چکی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان commonwealth کا ممبر تھا اور Commonwealth ایک بین الاقوامی فورم ہے۔ پاکستان اپنی جو بھی بات ہوتی ہے وہ اس فورم پر بیان کرتی ہے اور اس پر diplomatic affect پڑا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جہاں تک میرے ذہن کی بات ہے' جہاں تک میرے علم کی بات ہے کہ اس پر diplomatic affect پڑتا ہے۔ لہذا جناب سپیکر! ایمرجنسی سے اس وقت ملک

میں کچھ سیاسی کارکنوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔وہ ابھی تک جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔وہ کیا الیکشن لڑیں گے۔آپ بتائیں جناب سپیکر! انھوں نے 8 جنوری کا وقت تو دیا ہے لیکن ابھی تک جو سیاسی کارکن جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں وہ کیا campaign چلائیں گے۔

جہاں تک وکیلوں کی بات ہے تو ان کو بھی رہا کر دیا گیا ہے۔سول سوسائٹی سے اور طلباء سے کچھ بھی نہیں ہوگا جب تک اس ملک میں سیاسی activities سے پابندی نہ اٹھالی جائے۔میں نے اس ایمر جنسی پر سیکرٹریٹ کو بھی کافی مواد فراہم کر دیا ہے اور میں against ہوں اس ایمر جنسی کے۔شکریہ جناب۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Farooq Sahib, Miss Marriam Raza from the Green Party.

Miss Marriam Raza Zaidi: Thank you Madam Speaker. First of all

مجھے بہت دُکھ ہو رہا ہے Treasury benches کو دیکھ کر جو کہ hardly filled ہیں۔ان کا popularity chart کافی نیچے جا رہا ہے آج کل۔

Madam Deputy Speaker: Miss Raza addresses me when you want to talk about the lack of people.

Miss Marriam Raza Zaidi: Past two days we observed that there IS hardly, not even 50% attendance from the Treasury Benches. So, I think that should be noted by the honourable Speaker as well and the Secretariat.

Moving forth, emergency in Pakistan,

میرے خیال میں ایمر جنسی سے زیادہ یہاں لوگوں نے ایک دوسرے پر commenting شروع کر دی ہے کہ کسی نے یہ کہا اور کسی نے وہ کہا اور اس کے آگے جوابات دیے جا رہے ہیں۔میرے خیال میں ایمر جنسی ک کوئی prose تو ہو نہیں سکتے' corns ہی ہوتے ہیں but then having said that emergency کو اور جو کچھ باقی ملک میں ہو رہا ہے اس کو ملانا بھی ایک غلطی ہوگی۔

Obviously emergency has been the worst step which can be taken by any

political or non-political leader for that matter when it comes to Pakistan.

بہت سارے لوگوں نے یہ کہا کہ جی ایمرجنسی جو ہے وہ مارشل لاء ہے۔ اپنے domain میں ہر انسان اپنی رائے رکھتا
ہے لیکن ہمیں differentition بھی دیکھنی چاہیے۔

Madam Deputy Speaker: Please let there be order in the House. Could members of the Cabinet listen to the Leader of the Opposition? Thank you.

Miss Marriam Raza Zaidi: Thank you madam Speaker. As I was saying.

کہ جس طرح اس ایمرجنسی میں دو چیزیں جو ہمیں دیکھنے کو ملیں، ایک تو یہ جو مارشل لاء والا point تھا لیکن اس بحث
میں پڑنا کہ یہ ایمرجنسی ہے یا مارشل لاء ہے، ہر کسی کی اپنی difiniation ہوتی ہے، کسی نہ کسی rule کی یا for of
rule کی جو کہ ہو رہا ہے اس ملک میں Definitions کے اندر جائیں گے، یا books کے اندر جو چیزیں لکھی ہوئی
ہیں اس سے تو کچھ بھی نہیں ملے گا۔ But having said that ہمیں یہ ضرور دیکھنا چاہیے۔۔۔۔ ہاں
although یہ غلط چیزہ، ہاں although یہ جمہوریت کے غلط ہے، ہاں اس سے پاکستان کو بہت زیادہ نقصان ہوا ہے،
اس سے لوگوں کو بہت زیادہ نقصان ہوا ہے اور ہاں تمام پاکستانیوں کو فرق پڑتا ہے اس سے but having said
that, I think یہ نہیں میں کہوں گی کہ devil should get his share but then غلط propaganda
جس سے۔۔۔۔۔ کسی نے one of the honourable Speaker said کہ یہاں propaganda بھی
زیادہ ہوتا ہے and I totally agree with it کسی چیز کو غلط کہنا درست ہے لیکن کسی چیز کو جو کہ غلط نہیں ہے
اس کو بڑھا چڑھا کر غلط کہنا وہ ایک بالکل غلط بات ہو جاتی ہے۔

جس طرح یہاں پر میڈیا پر لوگوں نے بات کی کہ جی میڈیا کو بند کر دیا، میڈیا کو ہتھکڑیاں لگا دیں۔ I
agree till the fact کہ جی میڈیا اگر کوئی چیز غلط potray کر رہا ہے اور پھر اس کو بند کیا چلیں تب تو اس کی
sense بنتی ہے لیکن اگر میڈیا کوئی چیز ٹھیک Protray کر رہا ہے اور اس کو بند کیا گیا وہ that is absolutely
wrong. What did hapen what was actually done by Musharraf کہ جب
particular channels نے ان کے بارے میں openly کہنا شروع کر دیا یا جو کچھ ایمرجنسی کی state تھی تو

انھوں نے for the time being وہ channels بند کر دیے Correctly said but then اب دوسرا پہلو بھی دیکھیں کہ آج ہم including us media جتنا پاکستان میں not کہ جی میں یہ کہہ رہا ہوں the things is کہ یہ debate کدھر چلی گئی ہے۔ اگر آپ نے دیکھنا ہے کہ جی مشرف نے کیا اچھا اور برا کیا ہے تو پھر تو اس موشن کا نام ہی بدل دیں If you ant to stick to what is done good and bad during the emergency, that should be yet anothe debate. جو یہاں ہو رہا ہے وہ بالکل ہی الگ ہو رہا ہے۔ ایک صاحبہ نے یہاں کہا کہ جی سر کٹے ہوئے دکھا رہے ہیں تو gory images دکھانا is not because was any good آپ یہ دیکھیں کہ certain media laws ہوتے ہیں جو کہ govern کرتے ہیں کہ جی بچے بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں، آپ کی family بھی دیکھ رہی ہوتی ہے heart patients بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں، صرف ٹی وی پر لکھ دینا کہ PG-13 اور نیچے ایک stip چلا دینا کہ دل کے مریضوں سے گزارش ہے کہ وہ ٹی وی نہ دیکھیں۔ اس سے you don't stop people from watchin the television So, I think what the particular speakers said about کہ جی سر کٹے والی بات that was not even مطلب یہ کہ یا تو آپ بات کریں کہ جی حادثات جو ہوتے ہیں ان کو کس طرح media portray کر رہا ہے یا particularly کو correct portray کرتا ہے اور اس کو بند کیا جائے لیکن اگر media اس وجہ سے بند کیا گیا تھا تو I don't see anything wrong in that.

دوسری بات۔ جہاں تک بات ہوئی، مدیحہ طلعت نے honourable Minister نے ایک بڑی اچھی بات کی کہ پاکستان کے اندر already بہت slow judiciary system ہے۔ لوگوں کی باریاں ہی نہیں آتی ہیں۔ کیسز سالوں سال چلتے ہیں۔ ایمرجنسی کی وجہ سے یہ worsen situation ہو گئی۔ With due respect to all lawyers also کہ انھوں نے بھی اپنی duty... including the Government جنھوں نے obviously judiciary کو تہس نہس کر دیا but with due respect to the laywers also انھوں نے بھی اپنی duties properly سر انجام نہیں دیں۔ Their cases which are laying ایک ایک دنوں کی bail اس پر لوگ دو دو مہینے سے اندر پڑے ہوئے ہیں کیوں، کیونکہ جیسے ہی کوئی عدالت بیٹھی ہے کسی بھی proceeding کے لیے laywers آ جاتے ہیں کرسیاں توڑنا شروع کر دیتے ہیں، دھمکیاں دینا شروع کر دیتے ہیں، اس جج کو دھمکیاں دینا شروع کر دیتے ہیں، ان lawyers کو دھمکیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔

I think if you are blaming the Government for something, I think you should also blame yourself for the other thing as well because being lawyers it is your utmost responsibility to fulfill your duties before coming out on the streets and chanting slogans which is not wrong. I am not saying it IS wrong, you are correct to go against the emergency rule in Pakistan but you are incorrect not to fulfil your duties as lawyers first. So, I think

As Media righty pointed کیا جانا چاہیے تھا جو کہ یہاں نہیں کیا گیا highlight کو espects دونوں
یہ وجہ سے یہ کی ایمرجنسی کہ جی دیں کہ تو کہہ یہ آپ ہے ٹھیک ۔تھا slow judiciary system کیونکہ out
تھے top noth 13 judges آپ کے obvisioiusly ہوا ہے کیونکہ slow اور judiciary system
Obviously ۔ہے دی پھینک باہر کر نکال نے آپ تو وہ تھی cream کی وجہ judiciary پاکستان کی
ہوتے ہیں sentiments arise

and all the lawyers community is out on the streets. But then having said that I will reiterate on the fact that there are other duties also which need to be performed and that are not being performed and now 1 think

Yet again I جو شروع میں بات ہوئی تھی ناں کہ جی اپنے مفاد کے لیے بھی س ایمرجنسی میں لوگوں نے کام کیا ہے'
وہ تو ٹھیک ہے کرر ہے ہیں' against the emergency جولوگ دل اس ایمرجنسی میں will agree to it.
are doing تنقید who for the sake of لیکن جولوگ اپنے مفاد کے لیے ان لوگوں کے ساتھ مل گئے ہیں
lawyer اس کے اندر اگر آپ اب دیکھیں کہ اکثر جلوس جو ب نکلتے ہیں that is wrong as well تنقید
there آپ دیکھیں پڑھے لکھے طبقے میں یہی فرق ہوتا ہے کہ community because obviously
but then ۔ہیں responsibilities کہ نہیں یار ہماری comes a time when they also realize
now if you see "julooses", there are lot of political parties who arc
کو بھی مصیبت میں ڈالتے ہیں lawyers جو کہ بلاوجہ ان workers are involved ان کے involved

کیونکہ ان کو جیلوں میں پکڑ کر لے جاتے ہیں and not there is a chaotic scene اگر یہاں پر کھڑے ہو کر یہ کہہ رہا ہے ناں کہ ایمرجنسی میں کچھ چیزیں ٹھیک نہیں ہو رہی ہیں تو I don't think one should start pin pointing that person and again and again, یہاں پر تیرہ Speakers اٹھے اور تیرہ کے تیرہ Speakers نے کہا فلاں بندے نے یہ کہا ہے، فلاں بندے نے یہ کہا۔ اس نے یہ کیوں کہا آپ یہ بھی دیکھیں، because emergency میں جب چیزیں ٹھیک ہو رہی تھیں، جب rightly protest ہو رہا تھا تب کسی نے نہیں بولا لیکن اب اگر wrongly protest ہو رہا ہے تو اس کے بارے میں بھی you should have the guts to say that نہیں یار یہ چیز غلط ہو رہی ہے، یہ چیز ٹھیک ہو رہی ہے۔

and there is a lot of propaganda involved as well now when it comes to standing up against the emergency or President Musharraf for that matter.

یہاں پر ایک اور honourable Speaker نے principles کی بات کی تھی کہ جی ایمرجنسی میں principles نہیں follow ہو رہے ہیں۔ مشرف صاحب کے کوئی principles ہی نہیں ہیں۔ ہمارے politicians کو آگے آنا چاہیے۔ With due respect آپ کی اپنی prominent politician اس وقت deal کر کے پاکستان میں آئیں جب ہمارے صدر نے وردی پہنی ہوئی تھی، what principales are you talking about? What sort of principles was she following when she made a deal with a وردی والا President اب ادھر آ کر جب انھوں نے وردی اتار دی ہے تو سب کو یہ یاد آ گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

ایک معزز رکن: ڈیل نے وردی اتروا دی ہے۔

مس ریم رضا زیدی: وہ بھی آپ لوگوں کی misonception ہے کہ ڈیل نے وردی اتاری ہے۔ ڈیل ہوئی اس لیے تھی کیونکہ شاید اس نے وردی پہنی ہوئی تھی Honourable Chair اگر ہم دیکھیں، thank you to another honourable member جنھوں نے یہ بات literate and illiterate والی clear out کر دی تھی کیونکہ

that was something that struck. A member from the Treasury Bech spoke about the root causes and spoke about how the military has been

embedded in Pakistani politics. Agreeing to what he has said completely, ہمیں ایک اور بات بھی دیکھنی چاہیے کہ military کو پاکستان کے اندر اتنی stability دی کس نے۔ آپ کی civilian bureaucracy نے دی and I don't think you should negate that fact as well. Going down the road, اگر پاکستان کی history اٹھا کر دیکھیں، ہمیشہ کس نے military کو بلایا یا کس نے ہمارے politicians کو اکسایا۔

I mean if you even watch right down from the assassination of Liaqat Ali Khan up to Bhutto sahib. Who has been behind, mastermind behind, you know either killing the politicians or at least removing the politicians. Agreed that military was right in the front but who is in the back.

آپ کی civilian bureaucracy جس نے اس ملک کا equivalent to the military تہس نہس کر کے رکھا ہوا ہے کیونکہ اس میں ان کے ذاتی مفادات ہیں کیونکہ وہ اپنی سیٹوں میں جم کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ مشاہد حسین صاحب جو ہیں وہ نواز شریف صاحب کی حکومت میں بھے تھے اب وہ PML (Q) کی حکومت میں بھی ہیں۔ مطلب وہ تو ہر کسی کی حکومت میں ہوتے ہیں۔

So, what sort of loyalties are you talking about which are present with people who, we think are going to be the saviors of this country for that matter.

ایک اور بات، یہاں کسی نے کہا کہ ہمیں بے شک، --------

Madam Deputy Speaker: Miss Marriam, May I interrupt you to remind you that' you cannot name people and allegations when they are not present on the floor to defend themselves. So, when you refer to Mr. Mushahid Hussain stance please don't do so. Just talk generally about politicians but do not take names.

Miss Marriam Raza Zaidi: With due respect Madam Speaker,

جب ایک معزز رکن نے Treasury Bench سے مشاہد حسین کا نام لیا تھا تو آپ نے کیا piont out نہیں کیا تھا۔

Madam Deputy Speaker: But there was not an allegation. I am only talking about allegations. You may use names as examples but if allegations are cast in the absence of a person.........

Miss Marriam Raza Zaidi: Madam if you would have heard that what I was saying, I was not putting any allegation on Mushahid Hussain Sahib, I was giving an example,

کہ آپ ایسے لوگوں کو اوپر لا رہے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Personally a comment on his principles or an implied comment on their lack of. Any way, please continue, if you could generalize your language and make the same point, it would be even better.

Miss Marriam Raza Zaidi:I will be more careful next time.

and I am quoting, ایک اور صاحب نے Treasury Bench کی طرف سے یہ کہا کہ بے شک،
unquoting, ''بے شک ہم انڈیا سے تھوڑے سے نیچے ہی رہتے'' مطلب

I don't know what sort of a Pakistani this person is Madam I request if you would request the Treasury Bench should stop commenting all the time.

An honourable Member: Madam on point of personal clarification.

Madam Deputy Speaker: Not granted. Please allow her to continue.

Miss Marriam Raza Zaidi: Having said that madam, I agreed

کہ آج انڈیا میں اگر democracy ہے تو اس لیے ہے کیونکہ ان کے institution بہت firm ہیں اور یہاں انھوں نے اپنے norms and principal سے کبھی deviate نہیں کیا۔ ان کے democratic institutions اتنے strong اور grass rooted ہیں کہ ان کو اب ہلانا ناممکن ہے۔ پاکستان کے ساتھ unfortunately شروع میں ہی اتنے سارے mishaps ہو گئے کہ پاکستان میں کبھی democracy پنپ ہی نہیں پائی اور جب کسی چیز کی roots strong نہیں ہوتی وہ چیز کبھی بھی properly grow نہیں کر پاتی

and that exactly what has happened in Pakistan regarding democracy prticularly, but saying کہ جی ہم لوگ تھوڑا سا نیچے ہی ہو کر رہ لیتے اور ہم تعلقات اچھے کر کے رکھتے۔ اگر آپ پاکستان کی geo-strategic position دیکھیں انڈیا کبھی آپ کے ساتھ تعلقات اچھے رکھنا نہ چاہتا تھا اور چاہتا ہے۔ ایک dominance ہے ایک regionalism ہے جو آج بھی آپ دیکھیں اتنے سالوں بعد بھی انڈیا اپنی dominance اس region کے اوپر دکھاتا رہتا ہے ہر معاملے میں۔ اگر آپ SAARC Summit میں کوئی بھی کانفرس یا کوئی بھی Bill دیکھیں تو ہمیشہ ------- I can't get a..... better word. لیکن ایک problem یا پخ انڈیا نے ڈالی ہوئی ہوتی ہے کسی چیز کو نہ solve کرنے کی۔

So, I would strongly disagree and I still did not get the link between the facts that

because اگر ہم انڈیا کے نیچے رہتے تو پاکستان میں Military rule ہی نہ ہوتا اور یہ نہ ہوتا اور وہ نہ ہوتا military rule کا ہماری military power سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارے military rule کا civil bureaucracy and military relations سے تعلق ہے۔

I think the largest repercussion of the emergency rule we have seen that what is happening in Swat because I think it gave a very wrong message to the people over there as well as the localize Taliban, as well as it gave the margin to the across the border Taliban

کے گروپ سے ہیں کہ وہ ہمارے ملک میں آ کر اس طرح کی دہشت گردی کریں اور terrorist activities کریں۔

and I think the Government of Pakistan, at the moment, has failed in every manner to any how suppress whatever is happening in Swat.

ٹی وی پر تو آ رہا ہوتا ہے جی کہ ہم نے اتنے لوگ مار ددے ہیں اور ہم نے یہ کرلیا ہے اور ہم نے ان کو باہر نکال دیا ہے
لیکن I think جب تک ہمارے فوجی جوان مر رہے ہیں یا ہمارے لوکل آدمی مر رہے ہیں تب تک میرے خیال سے
اس حکومت نے کچھ بھی نہیں کیا ہے regarding whatever terrorist activities are happening in Swat.

Lastly, to wrap up, I think

اس وقت need of the time یہ ہے کہ hopefully انشاءاللہ 8 جنوری کو Pakistan will see free and fair elections where کسی پارٹی کی dominance نہ ہو اللہ کرے کیونکہ مجھے تو ابھی سے ہی لگ رہا ہے کہ PML(Q) جیت جائے گی جس طرح چیزیں چل رہی ہیں اور rigging of elction کی ساری باتیں ہو رہی ہیں۔

Go for bid, I hope there free and fair elections and I hope in Pakistan after 9 long years you do get a democratic regime.

Secondly, I think re-instatement of the rule of law is very very important. I did say, this is my last sentence, I am wrapping up.

اور judiciary کو بحال کریں as soon as possible and I think God bless Pakistan
پاکستان زندہ باد۔ Thank you

Madam Deputy Speaker: Thank you Miss Marriam. Yes, Miss Annie, you have a point of information or clarification or whatever it is.

Miss Qurat-ul-Ain Marri: In my capacity as being a citizen of Pakistan who has disappointed the Opposition Leader.

Madam Deputy Speaker: I cannot understand if everyone is speaking at the same time.

Miss Qurat-ul-Ain Marri: I am so sorry madam, you are excessively gracious. The Opposition Leader seems not to be satisfied by any one. I am sorry but she is disappointed with the media, with the judiciary, with the lawyers, with the people, with Musharraf, with the bureaucracy, who has satisfied her. She has not liked anyone. I mean, has anyone done an iota of good in this country? No, according to the Opposition Leader, I am sorry. Secondly, she speaks very eloquently, might I add, about not pin pointing what other people have said and what other members have said, I was hoping that as Opposition Leader she was aware of the Parliamentary practice of responding to debate of its honourable members but perhaps she is not, that is O. K. The issue here is that after so eloquently defending her members right to speak and our not having the right of pin point again and again, she goes on to pin point catch and every member who has spoken any thing. Moreover, another point of personal clarification, about making allegations on Mr. Mushahid Hussain, I did not.

Madam Deputy Speaker: I think, the Chair already decided on that point. So, you can just continue with your next point.

Miss Qurat-ul-Ain Marri: Thank you so much. I hope that the Opposition Leader, we come up to her expectations sometime. I apologize to her on behalf of the media, of the judiciary, of the bureaucracy, of Musharraf, of the people of Pakistan. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Miss Marriam, I hope you accept her

apologies so that we can move on. Just a moment, I have Mr. Gondal's point of order before yours.

جناب قیصر محمود گوندل: میڈم میں میڈیا کے بارے میں ایک بات کہنا چاہوں گا۔ کل بھی اس پر بات ہوئی۔۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Mr. Gondal, I am sorry, is that a point of order?

Mr. Qaisar Mehmood gondal: It is a point of information.

Madam Deputy Speaker: Alright, you wish to comment, that is what you mean. I will call on you. Just let me finish with this list. Thank you.

Mr. Zaka Zahid Shafiq: Madam Speaker, I have a point of order.

Madam Deputy Speaker: I will have the personal clarification first, but it should be personal clarification only.

جناب محمد طٰہٰ انیس: میڈم! debate کے لیے سب سے پہلے بولنے سے پہلے ضروری ہے کہ انسان سنے اور بات صحیح طرح سے کرے۔ ادھر میرے اوپر تھوڑا سا attack Opposition Leader کی طرف سے کہ میں نے جو یہ بات بولی ہے کہ ہم انڈیا سے کچھ کم تر یا ہمیں انڈیا سے نیچے ہی رہنا چاہیے تھا اس کی interpretation ہی بالکل غلط لی گئی ہے۔ میرا مقصد یہ تھا کہ جب وہ اتنا بڑا ملک ہو کر اس میں democracy ہو سکتی ہے تو ہم ایک چھوٹا ملک ہو کر اس model کو follow کیوں نہیں کر سکتے۔ میرا مقصد یہ تھا کہ جب ہمارے President Musharraf صاحب یہ کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ Madam Speaker do I have your attention please?

Madam Deputy Speaker: Mr. Taha could you repeat your last comment.

Mr. Muhammad Taha Anis: Yes. I was saying that the President

of this country believes the fact that the country is not ready for democracy. I would like to say that democracy is a right,

حق ہے اس ملک کا۔ یہ کوئی تیاری کا وقت نہیں ہوتا کہ چلو پانچ گھنٹے بعد میں تیار ہوں چلوں democracy چلا لیتے ہیں۔

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Mr. Sufwan Ullah, please let me speak first.

Mr. Taha your first point was certainly personal clarification but your second point regarding the opinion of the President of Pakistan is not personal clarification.

جناب محمد طہٰ انیس: میڈم clarification کی justification تھی because I was covering the point

Madam Deputy Speaker: But your point was made. If you are explaining your position, you do not need to repeat your entire speech before hand. Mr. Gondal, do you want to make comment. Just give me a moment; I will take this point of order of Mr. Zaka first.

Mr. Zaka Zahid Shafiq: Madam Speaker, on a point of order, you made a call that a day before yesterday, when the issue was raised in this House about the comments passed in the special session in July. You directed us to go and check the verbatim record and see if the Leader of the Opposition actually apologized this House. If the Whip can graciously give you the copy of the verbatim record.

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Farooq Sahib, at the moment, I will ask you to apologize to the House for speaking without permission. Please apologize to the House for speaking without permission. One minute Zaka Sahib.

Mr. Farooq Shah: Sorry.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Yes, Zaka Sahib.

Mr. Zaka Zahid Shafiq: If I may please have my point of order heard.If you look at page 28 of the verbatim record.

Madam Deputy Speaker: I still don't have it. I mean I will have to have it first.

Mr. Zaka Zahid Shafiq: Madam it has been given to the Secretariat.

That is not within my power. I have submitted to the Secretariat. Madam, if you look at page 28, paragraph 2, the comments which she made were expunged in the second paragraph, but if you continue on to page 29 bottom, the point of order was raised and Mr. Speaker said on page 30 at the top that no retraction has been made upto this point. This is extremely clear that no apology was issued to the House until this point after which the Prime Minister made a speech, he sat down, Mr. Speaker called on the honourable Mr David Miliband to speak and the honourable Leader of the Opposition had no chance to apologize to the House at that time where we were still in session It is clear from the verbatim record that no apology was issued then to the House, he was not present here in

September and no apology was issued then as the first chance in this session a request for an apology was made. She said she had made it. No one in this House is aware; it is not in the record. I am sorry to have to say this in a direct way but the implications are that she has mislead the House the day before yesterday and we would request once again from the bottom of our hearts on this serious issue, an apology be made. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Would you wish to defend yourself first or do you wish for the law Minister to speak before you.

Miss Marriam Raza Zaidi: He may speak and then I will speak.

Syed Ali Raza: It is not for anyone's side or any thing but technically speaking, remarks once expunched cannot be reagitated. So, the fact remains if she has tendered apology or not in the formal context, the expunged remarks cannot be reagitated, this is the procedure, otherwise the final ruling belongs to the Speaker.

Madam Deputy Speaker: Thank you Mr. Ali Raza.

Mr. Zaka Zahid Shafiq: Madam Speaker, I want to clarify the pointwith you permission.

Madam Deputy Speaker: Clarify that point.

Mr. Zaka Zahid Shafiq: The transcript is extremely clear that she did not make an apology during her speech because the Speaker said that there has been no retraction and after he said that Miss Marriam did not get up again to address the House.

Madam Deputy Speaker: Thank you Mr. Zaka. Miss Marriam

defends yourself and then I will give my ruling.

Miss Marriam Raza Zaidi: Thank you Madam Speaker. Firstly, as I also said yesterday and the day before yesterday and the day before that also that I have in front of the entire House at that particular moment when somebody from the Treasury got up and said
کہ جی آپ نے direct comment کیا ہے تو میں نے اسی وقت کہا تھا, I am sorry اگر میں نے کسی
کی feeling hurt کی ہیں اور اسی وقت سپیکر کہا تھا' سامنے بیٹھے ہوئے تھے وہ' انھوں نے کہا تھا کہ apologize
کر دیا ہے that and these remarks are expunged. Now, having said خیال سے اس
کی recording بھی ہوتی ہے' کیونکہ وہ بھی انسان ہیں جو لکھ رہے ہوتے ہیں' ان سے بھی غلطی ہوسکتی ہے کیونکہ وہ
ہر چیز نہیں لکھ سکتے۔ میرا اس میں کوئی ego کا issue ہے کہ میں کسی سے apoligize نہیں کروں گی۔ I have
friends who are Pathan and Balochis and I don't have an issue of
apologizing with them لیکن اب انھوں نے ایک انا کا مسئلہ بنا کر' بدتمیزی کر کے جو یہ تین دنوں سے کر
رہے ہیں' اگر یہ بار بار کھڑے ہوکر' پیچھے وایل benches سے شور مچاتے ہیں' دوسرے لوگوں کو force کرتے ہیں
کہ یہ کرو There is way of even asking have apologized. There are Treasury
Benches here, right here, right now, who will tell you کہ میں نے apologize کیا
ہے
and I apologized at that particular moment two sessions back and I am really sorry madam but I will not apologize again not because I don't want to apologize to the Pathan community because of the way it was brought up to the floor and I have and I will reinstate the fact that I have made an apology in front of the Speaker and my remarks were expunged there and then.

جس پر مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ Benches کے کچھ لوگوں نے کھڑے ہوکر desks بجائے تھے جب

میرے remarks expunge کیے گئے تھے۔ شکریہ

Madam Deputy Speaker: Thank you Miss Marriam. Mr. Farooq Shah, please be very concise in your comments.

ڈاکٹر فاروق شاہ: شکریہ۔ میں Opposition Leader سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کوئی پٹھان community اس ہاؤس میں بنی ہوئی ہے۔

Madam Deputy Speaker: We cannot have any cross comments. Yes,

فاروق شاہ آپ جلدی سے اپنا comment بتائیں۔

ڈاکٹر فاروق شاہ: جی میں نے ابھی بتایا ہے کہ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہاں پر یہ پٹھان community کی باتی ہوئی' لہذا یہاں پر یہ کہنا کہ یہاں پر پٹھان' مہاجر یا سندھی یا بلوچی وغیرہ سب ہی لوگ ہیں۔ بات on the record ہے اس پر ان کو apologize کرنا چاہیے۔ اگر نہ کریں تو یہ تو غلط بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ جب آ چکے اس زمانے میں تو سب ختم ہو گیا یہ تو ان کے زمانے سے پہلے یہ ہو رہا تھا لیکن اب تو یہ نہیں ہونا چاہیے' یہ ایک اسلامی ملک اور اسلامی ملک میں یہ ہو رہا ہے۔ تو یہ غلط ہے۔

Madam Deputy Speaker: Dr. Farooq Shah, please be seated.

Mr. Zaka Zahid Shafiq: Madam Speaker, if I may clarify what theLeader of the Opposition just said?

Madam Deputy Speaker: Yes, do clarify.

Mr. Zaka Zahid Shafiq: It says quite clearly here on page 30 of the verbatim record that did not retract her remarks before the point of order was raising. She had no chance as can be seen clearly from the verbatim record.

Madam Deputy Speaker: You have already said that. Alright. Now, may I give my ruling. Few comments on the language of the report, it

says, there was noretraction that does not mean there was no apology. Secondly, the very sentence continues and says and I expunged these remarks. The remarks are expunged, Mr. Ali Raza has a valid point, and remarks once expunged have been expunged. Another additionally, this is not the only report, there are more than one report with the Secretariat. You have brought me one report that is also not indicative of the fact that she has not apologized. It does not explicitly state that she has not apologized; it says that there was no retraction. It is not the same thing and expunging of remarks means that those remarks are no longer on record. She has time and again stated that she has apologized and the Chair passes the final ruling that her word is believed and she has apologized. This issue should not be brought up again. She has apologized for the record she has apologized and for the last time please do not bring this up again.

May we continue? I have Miss Afshan Batool Zaidi, who wishes to speak on the imposition of Emergency. Please be concised Miss Afshan.

مس افشاں بتول زیدی: شکریہ میڈم۔ ایمرجنسی پر بہت ساری گفتگو ہو چکی ہے۔ میں صرف یہ ایک point ہم کی طرف توہ دلانا چاہوں گی کہ جمہوریت انصاف اور شہری آزادی کا قیام صرف اس صورت میں ممکن ہو سکتا ہے اگر اس کے لیے مسلسل جدوجہد کی جائے اور انصاف اسی صورت میں مل سکتا ہے کہ ہم مسلسل جدوجہد کریں اور میں اپنے وکلاء کو، اپنے judges کو خراج تحسین پیش کروں گی جنھوں نے اس movement کو چلایا ہے اور اس پر کام کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ ہے کہ قبائلی علاقے ہیں، بلوچستان ہے، وزیرستان ہے، ان کی صورتحال سے ہماری عوام بہت پریشان ہے اور بیرونی اسباب پر اگر ہم نظر ڈالتے ہیں تو خوف اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ہے کہ وکلاء اور میڈیا کو اب عوام اپنی طاقت سمجھتے ہیں اور میں چاہوں گی کہ یہ جوان کی struggle ہے اس کو اللہ تعالیٰ کامیابی

دے اور اپنی گفتگو کو اپنے اربابِ اختیار کی طرف صرف ایک شعر میں سمیٹ لوں گی کہ

وہ اگر پرسش حال کو آنے لگ جائیں
بے بسی ہم تیرا تہوار منانے لگ جائیں
لوگ ایک بل میں وہ تعمیر گرا دیتے ہیں
جس کی بنیاد کو اٹھانے میں زمانے لگ جائیں

میں چاہوں گی کہ ہمارے ملک پاکستان میں جمہوریت کا قیام عمل میں لایا جائے اور جلد سے جلد اس ایمرجنسی کو ختم کیا جائے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Miss Afshan Batool. Mr. Jawdat Bilal from the Green Party wishes to comment on this.

Mr. Jawdat Bilal: Thank you Madam Speaker. First of all Madam,

اس پر already اتنا کچھ کہا جاچکا ہے کہ اس پر مزید کچھ کہنے کے لیے باقی رہ نہیں گیا۔ پھر بھی I would just like to add two points. First of all due to this Emergency, UK sanctions ہمارے اوپر ابھی بھی جو لگی ہوئی ہیں۔ ہماری جو trade policy اور جو ماری visa policy پر کافی affect پڑ رہا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس ایمرجنسی کے دورانیہ میں ایک Care-Taker Government تشکیل دی گئی ہے جو کہیں سے بھی neutral Government نہیں ہے۔ اس حکومت کا فرض ہے کہ آئندہ انتخابات کو شفاف رکھنے کے لے اقدامات کریں۔

From the Head of the Care-Taker Government, everyone belongs to the King Party. I would not like to take the party's name but it certainly does not look like that it is a Care-Taker Government.

Thirdly, I would like to congratulate the role of the media and the

lawyers union. About Media, I would just say,
کہ دوران ایمرجنسی صرف پاکستانی میڈیا ہی اس سے affect نہیں ہوا بلکہ International Media was also affected اور اس کی بھی transmission روک دی گئی تھیں۔ جن میں کافی مایاناز chanells کے نام بھی شامل ہیں۔ ابھی بھی پیمرا نے اپنی transmission چلائی ہے۔ ان channels میں جو ان کیک core programmes جس میں کافی اچھی discussion ہوتی تھی اور انھوں نے فی الحال ان پر پابندی ہے اور وہ نشر نہیں کیے جا رہے لیکن پھر بھی I would like to congratulae some media personnels جنھوں نے ایک بہت ہی بڑے جذبے کے ساتھ اپنے programme یا تو اسلام آباد پریس کلب ک یا باہر organize کیے یا پھر لاہور پریس کلب کے باہر organize کر رہے ہیں۔ Sir, the last point is that we should get our Commonwealth seat back as soon as possible because some of our student documents are really related. اس کے اندر ایک سوال بہت اہم ہوتا ہے کہ is your country a member of the Commonwealth or not? تو ہم اس پر "no" کہتے ہیں تو we face little problem in our student visa policy. Thank you

Madam Deputy Speaker: Thank you Mr. Jawdat Bilal. We have no speaker from both parties and we have the Minister for Law and Parliamentary Affairs, Syed Ali Raza, he has made the following request that the Motion be changed to a Resolution. Does the House grant that?

(The Motion was carried.)

Madam Deputy Speaker: Mr. Ali Raza please move your resolution.

Syed Ali Raza: Thank you Madam Speaker. Very healthy debate has been seen in this House. At personal level I am thankful to the Members who have tendered their sympathies and tendered this support towards myself. I have requested that this Motion be changed into a

Resolution and since I don't have any other copy of it, I would request you to state the same twice or three. The Resolution goes as follows:

"This House condemns the imposition of Martial Law in the disguise of Emergency and the Provisional Constitutional Order of 3rd November, 2007. The House further demands the reinstatement of all the removed judges, restoration of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan enabling a free and fair media and release of all lawyers, political prisoners and journalists with immidiate effect" Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Now, I put the Resolution to the House.

(The Motion was carried.)

Madam Deputy Speaker: The Resolution is now passed unanimously.

This session is now going to adjourn for tea break followed by a prayers break. We will meet again 2.30 p.m. sharp. Thank you.

(The House was then ad journed to meet again at 2.30 p.m. the same day.)

(The House was reassembled at 3.10 p.m. with Mr. Wazi Ahmed Jogezai, Speaker in the Chair.)

Mr. Speaker: Now, put the Motion regarding the adoption of manifesto by the Youth Parliament.

(The Motion was carried.)

Mr. Speaker: The manifesto is adopted unanimously. Now, I

adjourn the House to meet again tomorrow the 8th December, 2007 at 10.00 a.m.

[The House was then ad journed to meet again at ten of the clock in the morning on Saturday. December 08, 2007]